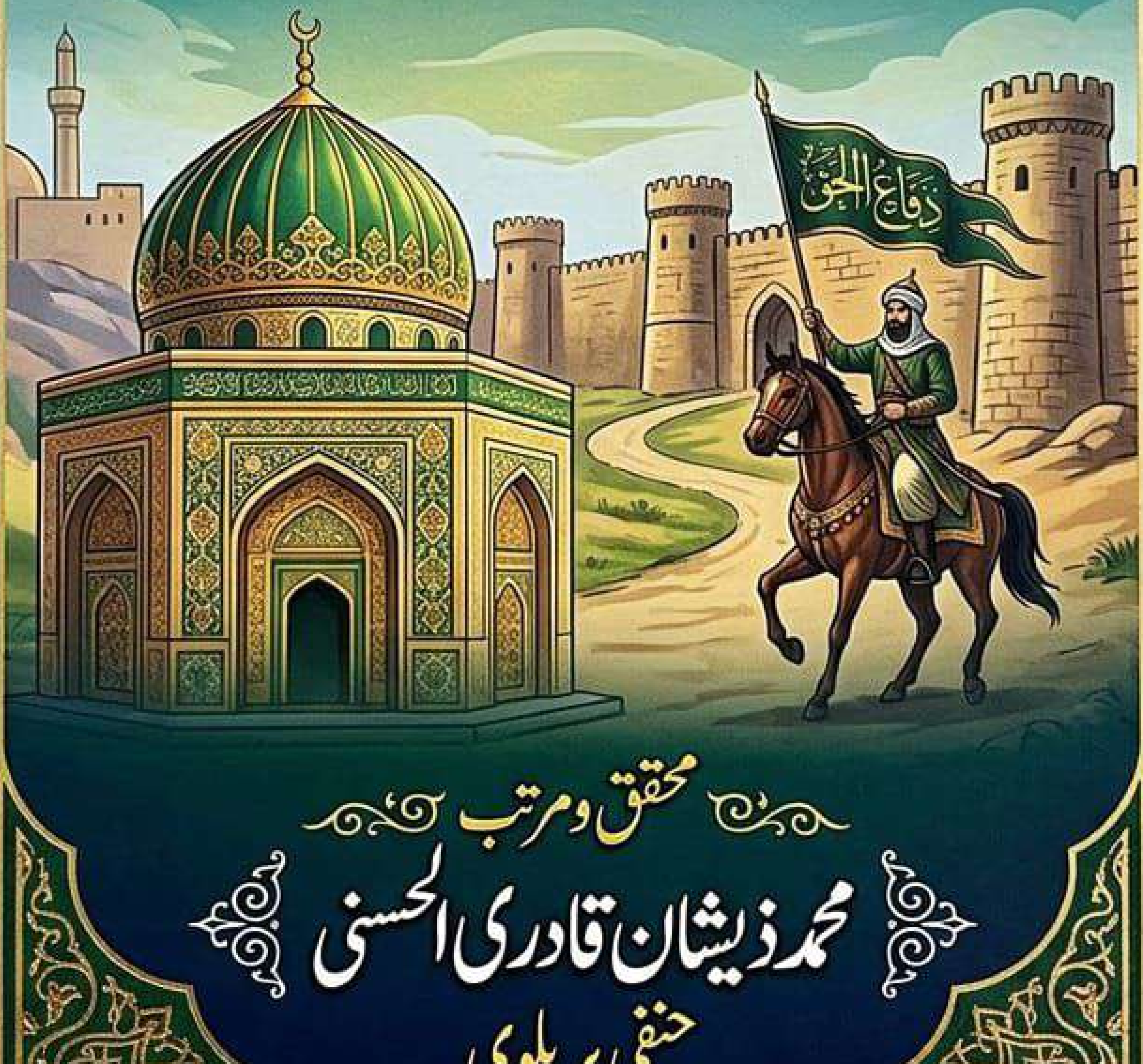
حضرت
دفاعِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ



محقق و مرتب

محمد ذیشان قادری الحسنی
حنفی بریلوی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

نام رسالہ: دفاع حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ۔

محقق ومرتب: محمد ذیشان قادری الحسنی حنفی بریلوی۔

زیرِ سایہ: پیر محمد توقیر اقبال قادری حسنی نقشبندی سرکار۔

خاکِ پا: سلسلہ عالیہ قادریہ حسنیہ۔

تاریخ تحریر: ربیع الاول(1445ھ)،اکتوبر(2023ء)۔

صفحات: 08

ای میل: see.zee480@gmail.com

مطالعہ آن لائن: https://archive.org/

خانقاہِ اولیاء قادریہ حسنیہ انٹرنیشنل لاہور پاکستان

دفاعِ حضرت امیر معاویہ وصحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد للہ رضی للہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: بے شک لوگ کثیر تعداد میں ہیں اور میرے صحابہ رضی للہ عنہم قلیل ہیں۔ سو میرے صحابہ رضی للہ عنہم کو برا بھلا مت کہو اور اس پر اللہ تعالٰی کی لعنت ہو جو ان کو برا بھلا کہے

(أخرجه أبو يعلی في المسند، 133/4، الرقم: 2184)(الطبرانی فی المعجم الأوسط، 47/2، الرقم: 1203)(أيضًا فی الدعائی/581، الرقم: 2109)(أبو نعيم في حلية الأولياء، 350/3)
(الخطيب البغدادی في تاريخ بغداد، 149/3)

ترجمہ: ایک روایت میں (تابعی) حضرت عطا بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے صحابہ رضی للہ عنہم کے معاملے میں مجھے یاد رکھا (یعنی میرا لحاظ کیا) تو قیامت کے دن میں اسے یاد رکھوں گا اور جس نے میرے صحابہ رضی للہ عنہم کو گالی دی تو اس پر خدا کی لعنت ہو۔

(اخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابه، 54/1، الرقم: 10)

ترجمہ: حضرت عبد للہ بن عمر رضی للہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہتے ہیں تو تم کہو: تم پر اللہ کی لعنت ہو تمہارے شر کی وجہ سے۔ ایک روایت میں ہے: انہیں لعنت (وملامت) کرو۔

(أخرجه الترمذی في السنن، كتاب المناقب، باب ما جاء في فضل من رای النّبي ﷺ، 697/5، الرقم: 3866)(أحمد بن حنبل في فضائل الصحابه، 397/1، الرقم: 606)
(الطبرانی في المعجم الأوسط، 190.191/8، الرقم: 8366)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی مت دو یقیناً آخری زمانہ میں ایک ایسی قوم آئے گی جو میرے صحابہ

رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہے گی. سو (یہ لوگ) اگر بیمار پڑ جائیں توان کی عیادت نہ کرنااور اگر مر جائیں توان کی نمازِ جنازہ میں شریک مت ہونا، اور ان سے نکاح (وغیرہ کے معاملات) مت کرو، اور انہیں وارث مت بنانا، اور انہیں سلام مت کرنا، اور ان کے لیے دعا (مغفرت) بھی مت کرنا (أخرجہ الخطیب البغدادی فی تاریخ بغداد، 143/8، الرقم: 4240) (المزی فی تھذیب الکمال، 499/6) (ابن عساکر فی تاریخ مدینہ دمشق، 344/14) (ابن الخلال فی السنہ، 483/2، الرقم: 769)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت امام احمد رضاخان قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

فرق مراتب بے شمار

اور حق بدست حیدر کرار

مگر معاویہ بھی ہمارے سردار

طعن ان پر بھی کارِ فجار

جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حمایت میں عیاذ باللہ حضرت علی اسد اللہ رضی اللہ عنہ کے سبقت واوّلیت و عظمت واکملیت سے آنکھ پھیر لے وہ ناصبی یزیدی اور جو حضرت علی اسد اللہ رضی اللہ عنہ کی محبت میں معاویہ رضی اللہ عنہ کی صحابیت ونسبت بارگاہ حضرت رسالت بھلا دے وہ شیعی یزیدی یہی روش آداب بحمد للہ تعالیٰ ہم اہل توسط واعتدال کو ہر جگہ ملحوظ رہتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 10، صفحہ 199، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن لاھور)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت امام احمد رضاخان قادری رحمۃ اللہ علیہ فرمارہے ہیں کہ مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان مرتبہ کافرق شمار سے باھر ہے۔ اگر کوئی حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کی حمایت میں حضرت امام المسلمین مولا علی مشکل کشاء رضی اللہ عنہ کی شان و عظمت کو گرائے وہ ناصبی یزیدی ہے۔ اور جو مولا علی شیرِ خُدا رضی اللہ عنہ

کی محبت کی آڑ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں تنقیص کرے وہ یزیدی شیعہ ہے۔

الحمد للہ ہمارا اہلسنت کا مسلک مسلکِ اعتدال ہے جو ہر صاحبِ فضل کو بغیر کسی دوسرے کی تنقیص و توہین کے مانتا ہے۔ آج کے جاہلوں نے محبتِ حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کیلئے بُغضِ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو شرط بنالیا ہے۔

مولا علی اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کا موازنہ کرنے والوں کے نام پیغام

اگر ہم حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کا دفاع کرتے ہیں تو اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ ہم انکو حضرت مولا علی مشکل کشا، شیرِ خُدا خیبر شکن رضی اللہ عنہ سے افضل یا برابر جانتے ہیں ہر گز نہیں ،اللہ عزو جل مولائے کائنات سیدنا علی المرتضیٰ فداہ روحی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کے صدقے ہمارے ایمان و سنیت کی حفاظت فرمائے فتنوں سے محفوظ فرمائے آمین۔ کتب عقائد اہلسنت میں اس بات کی دوٹوک صراحت ہے کہ مشاجرات صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سکوت کیا جائے گا اس معاملے میں ہمارا وہی عقیدہ ہے جو اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ : ⬇

امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ تو ان کا درجہ ان سب (عشرہ مبشرہ وغیرہ) کے بعد ہے۔ اور حضرت مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مقام رفیع (مراتب بلند و بالا) و شان منیع (عظمت و منزلت) تک تو ان سے وہ دور دراز منزلیں ہیں جن ہزاروں ہزار رہوار برق کردار (ایسے کشادہ فراخ قدم گھوڑے جیسے بجلی کا کوندا) صبار فتار (ہوا سے بات کرنے والے، تیز رو، تیز گام) تھک رہیں اور قطع (مسافت) نہ کر سکیں۔ مگر فضل صحبت (و شرف صحابیت و فضل) و شرف سعادت خدائی دین ہے۔ (جس سے مسلمان آنکھ بند نہیں کر سکتے تو ان پر لعن طعن یا ان کی توہین تنقیص کیسے گوارا رکھیں۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 29، صفحہ 370، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاھور)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مجتہد تھے۔ صحابہ کا آپسی اختلاف اجتہاد پر مبنی تھا۔ صحابہ رضی اللہ

عنہم کے درمیان ہونے والے اختلاف میں زبان بند رکھی جائے۔اوران کے فضائل بیان کیے جائیں۔ناکہ جیسا کہ بعض جاہلوں نے سمجھ لیاکہ فضائل کے بارے میں کف لسان کیا جائے۔اللہ ان سب سے راضی ہے اوران کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔

کف لسان کے فریب کا جواب اس سلسے میں عرض ہے کہ :

کف لسان کا حکم صرف مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہے نہ کہ فضائل بیان کرنے میں !

اگرفضائل بیان کرنے میں کف لسان کا حکم ہوتا تو صحابہ کرام علیہم الرضوان سے لے کر آج تک کوئی بھی آپ کے فضائل بیان نہ کرتا۔جب کہ صحابہ ،تابعین، تبع تابعین، فقہاو متکلمین، مجددین ،صوفیہ وصالحین اور علمائے ربانیین علیہم الرّحمہ نے آپ کے فضائل بیان کیئے۔آپ کی شان میں مستقل کتابیں لکھیں گئیں،اور کتب اسلامیہ میں ابواب باندھے گئے۔

ادارہ منہاج القرآن کے عظیم مفتی جناب مفتی عبدالقیوم خان قادری صاحب لکھتے: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ کے جلیل القدر صحابی، کاتب وحی اوراس امت کے ماموں ہیں ان کی شان میں کوئی مسلمان گستاخی نہیں کر سکتا۔ناصبی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں اور رافضی حضرت امیر معاویہ ودیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کرتے ہیں دونوں غلط ہیں۔(ماہنامہ منہاج القرآن، جنوری 2013)

منہاج کے پردے میں چھپے بعض سنی نمارافضیوں کے لیے مفتی منہاج القرآن کا فتویٰ قابل غور ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گستاخ کی سزا

اَبدال،اولیاءاللہ کی وہ قسم ہے جس کی برکت سے بارش برستی اور دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے۔

ثقہ محدث امام محمد بن عبدالملک رحمۃاللہ علیہ بھی اپنے زمانے کے ابدال تھے،آپ رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی،آپ ﷺ کے ساتھ خلفائے

اربعہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ آپ ﷺ کے پاس راشد کندی نامی ایک شخص آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ یہ ہماری تنقیص کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اُسے جھڑکا تو وہ کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ میں اِن کی نہیں، صرف معاویہ کی تنقیص کرتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے (اس کے منہ سے یہ الفاظ سن کر) تین مرتبہ فرمایا: تیرا ناس ہو جائے، کیا معاویہ میرے صحابی نہیں؟ پھر نبی کریم ﷺ نے سیدنا معاویہ کو نیزہ دے کر فرمایا: یہ اس کے سینے میں مارو! آپ رضی اللہ عنہ نے اسے نیزہ دے مارا۔ محمد بن عبد الملک رحمۃ اللہ علیہ صبح راشد کندی کے گھر پہنچے تو معلوم ہوا وہ مر گیا ہے، اسے رات کو کسی نے ذبح کر دیا تھا۔

(البدایۃ والنھایۃ، ترجمۃ معاویۃ وذکر شئ من ایامہ ج 8، ص 149، دار احیاء التراث العربی بیروت، 1408ھ) (مختصر تاریخ دمشق، معاویۃ بن صخر ج 25، ص 76، دار الفکر دمشق، 1420ھ)

حضرت قطب ربانی امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس نے اللہ تعالی کے ولی کی توہین کی اس کے دل میں زہر آلود تیر پیوست کر دیا جاتا ہے، اور وہ نہیں مرتا، حتی کہ اس کا عقیدہ فساد کی نذر ہو جاتا ہے، اور اس پر برے خاتمے کا خوف ہوتا ہے۔ (الیواقیت الجواہر، مترجم صفحہ نمبر 67)

جب اولیاء اللہ کی توہین کا یہ عالم ہے تو تمام ولیوں سے افضل ہستیوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے گستاخوں اور بے ادبوں کا کیا انجام ہو گا یہ خود ہی اندازہ کر لیں۔ جنابِ من حاجی ہو محدث ہو حافظ ہو مقرب ہو عالم ہو قاری ہو شیخ ہو مفکر ہو مصنف ہو یا ولی اللہ ہو ایک بھی صحابی کا ہلکا سا بغض دل میں لیئے مر گئے تو جہنم تمہاری منزل ہو گی۔

ربیع ابن نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اصحابِ رسول ﷺ کے درمیان پردہ ہیں، جو یہ پردہ چاک کرے گا، وہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہ، پر لعن طعن کی جرات کر سکے گا۔ (مختصر تاریخ دمشق، 74/25)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: معلوم ہونا چاہیے کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں اور فضیلت جلیلہ کے حامل اصحاب میں شامل ہیں، خبردار! معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں بدگمانی نہ کرنا اور سب و طعن میں پڑ کر حرام فعل کا ارتکاب نہ کرنا۔(ازالۃ الخفا، ص146)

جب سیدنا عثمان غنی، سیدنا امیر معاویہ اور اکابر بنی امیہ سے متعلق تاریخی کتابوں میں یہ پاکیزہ مواد بھی موجود ہے تو آخر اس کو نظر انداز کر کے بعض لوگوں نے صرف اس مواد کو جمع کرنے کی کوشش کیوں فرمائی جس سے ان جلیل القدر صحابیوں کی تنقیص ہو سکے، آخر یہ مطالعہ تاریخ کا کون سا انداز ہے کہ غلاظت پسند مکھی کی طرح صرف انہی گندے چھینٹوں پر آدمی کی نظر پڑے جو کسی مفتری نے ہمارے پاکیزہ خصائل اسلاف کے دامن پر اڑائے ہوں۔

(سیدنا معاویہ شخصیت اور کردار، ج:2ص:10)